S_1999_4_189_194

عدالت عظمیٰ رپورٹس 1999 ایس یو پی پی 4 ایس سی آر

حسین

بنام۔

ریاست کیرالہ

27 اکتوبر 1999

کے۔ٹی۔تھامس اور ڈی۔پی۔مہاپترا، جسٹسز

نارکوٹک ڈرگس اینڈ سائیکوٹروپک سبسٹینس ایکٹ، 1985:

دفعات 2(xi)، 20(b)(i)، 8,9,20، 21 اور 27-اپیل کنندہ کے پاس ''بپر ینورفائن ٹیڈ یحیسک" کے 6 ایمپوئلز پائے گئے جو ایک نفسیاتی مادہ ہے-ٹرائل کورٹ نے اسے ایکٹ کی دفعہ (b)(i)20 کے تحت جرم کا مجرم قرار دیا-تاہم، دفعہ 9 کے تحت بنائے گئے قواعد کے باب VII کے تحت آنے والے قاعدہ 66 کے ذیلی قاعدے (2) فقرہ، ایک شخص کو اپنے ذاتی طبی استعمال کے لیے ایک وقت میں ایک سو خوراک تک نفسیاتی مادہ اپنے قبضے میں رکھنے کی اجازت تھی۔ یہ نقطہ ٹرائل کورٹ کے سامنے پیش نہیں کیا گیا تھا-منعقد، اپیل کنندہ پر عائد سزا اور سزا قانون کی منظوری کے بغیر تھی-اپیل کنندہ کو حقائق اور قانونی حیثیت کو زیادہ دیکھنے کی وجہ سے 5 سال کی طویل مدت کے لیے غیر قانونی طور پر اس کی شخصی آزادی سے محروم کر دیا گیا تھا-اپیل کنندہ کو معاوضے کے لیے مناسب علاج حاصل کرنے کی آزادی دی گئی تھی- بھارت کا آئین کے آرٹیکل 21 اور 22۔

اپیل کنندہ کے پاس "بپر ینورفائن ٹائڈ یحیسک" کے 6 ایمپوئلز پائے گئے، جو ایک نفسیاتی مادہ ہے، جس میں سے ہر ایک 2.1ml پر مشتمل ہے۔مقدمے کی سماعت کے دوران اپیل کنندہ نے اس بات پر اختلاف نہیں کیا کہ اس کے پاس یہ دوا ہے لیکن اس کا خیال تھا کہ وہ طبی مشورے کے تحت یہ دوا استعمال کر رہا تھا۔اپیل کنندہ نے اپنے ڈاکٹر ڈی ڈبلیو 1 کا معائنہ کرتے ہوئے کہا کہ اس نے اسے طبی فارمولیشن کے طور پر مذکورہ بالا مادہ لینے کا مشورہ دیا ہے۔ٹرائل کورٹ نے استغاثہ اور دفاعی شواہد کو مکمل کرنے کے بعد ضلعی میڈیکل آفیسر سے عدالت کے گواہ نمبر 1 کے طور پر جانچ کرنے کے لیے آگے بڑھا تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ آیا اپیل کنندہ سے برآمد شدہ مادے کی مقدار نارکوٹک ڈرگس اینڈ سائیکوٹروپک سبسٹینس ایکٹ، 1985 کی

دفعہ 27 میں تصور کردہ" کم مقدار" کی حد میں آئے گی یا نہیں۔ یہ معلوم کرنے کے بعد کہ مقدار "چھوٹی مقدار" کی حد سے تجاوز کرگئی ہے، اپیل کنندہ کو ایکٹ کی دفعہ 8 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 20 (بی) (آئی) کے تحت مجرم قرار دیا اور اسے 10 سال کی سخت قید اور 1,00,000 روپے کے جرمانے کی سزا سنائی۔ تاہم، ٹرائل کورٹ نے ایکٹ کی دفعہ 9 کے تحت بنائے گئے قواعد کے باب VII کے تحت آنے والے قاعدہ 66 کے ذیلی قاعدے (2) فقرہ کو نوٹس نہیں کیا جس میں یہ واضح تھا کہ کسی شخص کو اپنے ذاتی طبی استعمال کے لیے اپنے قبضے میں رکھنے کی اجازت تھی۔ ایک وقت میں ایک سو خوراک تک نفسیاتی مادہ، جس میں اس کے پاس صرف 6 ایمپوئلز پائے گئے تھے، جو ایکٹ کے تحت مجاز کردہ سے بہت کم تھا۔ اس لیے یہ اپیل۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد: .1 اگر "پر بینورفائن ٹائڈ تحیسک "" نفسیاتی مادہ" تھا تو اس کا قبضہ صرف اس صورت میں جرم کے مترادف ہوگا جب یہ نارکوٹک ڈرگس اینڈ سائیکوٹروپک سبسٹینس ایکٹ، 1985 کی دفعہ 8 کی خلاف ورزی ہو۔ اس دفعہ سے پتہ چلتا ہے کہ کوئی بھی شخص کوئی نفسیاتی مادہ نہیں رکھے گا سوائے طبی یا سائنسی مقاصد کے اور اس ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد یا احکامات توضیعات کے ذریعہ فراہم کردہ انداز اور حد تک۔ (192-ایچ؛193-بی)

.2.1 ایکٹ کا دفعہ 9 مرکزی حکومت کو سائکوٹراپک مادوں کی کاشت، صنعتی عمل قبضہ وغیرہ کی اجازت، منضبط کرنا اور ریگولیٹ کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ اس اختیار کے تحت مرکزی حکومت نے قواعد وضع کیے ہیں۔ قواعد کے باب VII کے تحت آنے والے قاعدہ 66 کے ذیلی قاعدے (2) فقرہ بہت واضح ہے کہ کسی شخص کو اپنے ذاتی طبی استعمال کے لیے نفسیاتی مادے کو ایک وقت میں ایک سو خوراک تک اپنے قبضے میں رکھنے کی اجازت ہے۔ یہ سوچنا مناسب نہیں ہے کہ 6 ایمپوئلز مذکورہ بالا حد سے تجاوز کر جائیں گے اور نہ ہی ڈی ڈبلیو-1 (ڈاکٹر) کے بذریعے یا کورٹ وٹنس نمبر 1 (ضلعی میڈیکل آفیسر) کے بذریعے کوئی کوشش کی گئی ہے کہ 100 خوراک اس سے برآمدشدہ 6 ایمپوئلز سے کم ہوگی۔ (193-سی؛194-اے، بی)

.2.2 یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ مذکورہ بالا نکات کو ٹرائل کورٹ یا عدالت عالیہ کے سامنے نہیں رکھا گیا ہے۔ اس طرح اپیل کنندہ پر عائد سزا اور سزا قانون کی منظوری کے بغیر تھی۔ اپیل کنندہ مذکورہ بالا حقائق اور قانونی حیثیت کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے 5 سال کی اتنی طویل مدت کے لیے اپنی شخصی آزادی سے غیر قانونی طور پر محروم ہے۔ اپیل کنندہ بری ہو جاتا ہے۔ جہاں تک معاوضے کا تعلق ہے، اپیل کنندہ قانون کے تحت اپنے علاج کا سہارا لینے کے لیے آزاد ہے۔ (194-سی، ڈی)

فوجداری اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1998 کی فوجداری اپیل نمبر 780۔

1995 کی فوجداری اے نمبر 137 میں کیرالہ عدالت عالیہ کے 25.9.97 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے بمل رائے جاد (اے۔سی)۔

جواب دہندہ کی طرف سے ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل التاف احمد، کے۔یم۔کے۔نائر اور وپن نائر۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

تھامس، جسٹس: ایسا لگتا ہے کہ یہ ایک بہت ہی بدقسمت معاملہ ہے جس میں اپیل کنندہ اپنی موت کی وجہ سے پہلے ہی 5 سال کی طویل مدت کے لیے جیل میں پڑا ہوا تھا، جب کہ قانون کے لحاظ سے اسے ایک آزاد شہری کے طور پر آگے بڑھنا چاہیے تھا۔ اس معاملے میں اپیل کنندہ پر سیشن عدالت نے نارکوٹک ڈرگس اینڈ سائیکوٹروپک سبسٹینس ایکٹ، 1985 (مختصر طور پر 'ایکٹ') کی دفعہ 8 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 20 (بی) (آئی) کے تحت جرم کا الزام عائد کیا تھا۔ اسے 10 سال کی سخت قید اور 1 لاکھ روپے کا جرمانہ ادا کرنے کی سزا سنائی گئی۔ اس نے عدالت عالیہ کے سامنے اپیل دائر کی اور اپیل سننے والے ایک واحد جج نے سزا اور سزا کی تصدیق کی اور اس کی اپیل کو مسترد کر دیا۔ اس نے یہ اپیل جیل سے خصوصی اجازت کے ذریعے دائر کی۔

بدقسمتی اس کے ارد گرد گھومتی رہی کیونکہ اس کی طرف سے بحث کرنے کے لیے عدالتی دوست کے طور پر مقرر عدالتی معاون پیش نہیں ہوا اور ہمیں اسے اے سی کے طور پر ہٹانا پڑا۔ ہم نے ایک اور وکیل (مسٹر بمل رائے جاد) کو عدالتی دوست مقرر کیا۔ 11.8.1999 پر ہم نے اسے اور ریاست کے فاضل وکیل کو تفصیل سے سنا اور فیصلہ محفوظ کر لیا۔ اس کے بعد ہم نے محسوس کیا کہ اپیل کی دوبارہ سماعت ہونی چاہیے کیونکہ اس معاملے میں حقائق پر غور کرتے ہوئے کچھ نئی خصوصیات سامنے آئی ہیں۔ اس لیے ہم نے اس معاملے کو دوبارہ پوسٹ کیا۔ آج ہماری مدد ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل جناب التاف احمد کر رہے ہیں، جنہوں نے ریاست کیرالہ کی طرف سے دلیل دی، حالانکہ مسٹر بمل رائے جاد اپیل گزار کی طرف سے بحث کرنے نہیں آئے، اور نہ ہی انہوں نے کوئی نمائندگی کی۔

جیسا کہ ٹرائل کورٹ اور عدالت عالیہ کے فیصلے میں ظاہر کیا گیا حقیقت پسندانہ میٹرکس یہ ہے: 25.6.1994 پر اپیل کنندہ کے پاس "پر ینورفائن ٹائڈ جیسک" کے 6 ایمپولز پائے گئے جن میں

سے ہر ایک میں 2 ملی لیٹر تھے۔ اس کے پاس 5 ملی لیٹر کی گنجائش کی 2 سرنجز بھی پائی گئیں۔ یہ بتانا مناسب ہے کہ اپیل کنندہ نے، غیر معمولی طور پر، اس بات پر اختلاف نہیں کیا کہ مذکورہ بالا مادہ اس کے پاس سے برآمد کیا گیا تھا۔ اس کے برعکس انہوں نے کہا کہ وہ اسے طبی مشورے کے تحت باقاعدگی سے استعمال کر رہے ہیں۔ انہوں نے ڈی۔ ڈبلیو۔ 1 کے طور پر ایک ڈاکٹر کا معائنہ یہ کہنے کے لیے کیا کہ ان کی طرف سے اپیل کنندہ کو ایک نسخہ دیا گیا تھا کہ وہ مذکورہ بالا مادے کو طبی فارمولیشن کے طور پر استعمال کرے۔ ٹرائل کورٹ استغاثہ کے شواہد اور دفاعی شواہد کو مکمل کرنے کے بعد ضلعی میڈیکل آفیسر سے بطور کورٹ وٹنس نمبر 1 کی جانچ پڑتال کرنے کے لیے آگے بڑھی ہے تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ آیا اپیل کنندہ سے برآمد شدہ مادے کی مقدار ایکٹ کی دفعہ 27 میں تصور کردہ 'کم مقدار' کی حد میں آئے گی یا نہیں۔ یہ معلوم کرنے کے بعد کہ اپیل گزار سے برآمد شدہ مقدار 'چھوٹی مقدار' کی حد سے تجاوز کر گئی ہے، ٹرائل کورٹ اس بات پر غور کرنے کے لیے آگے بڑھی کہ آیا اس کے خلاف الزام عائد کیا گیا جرم بنایا گیا تھا یا نہیں۔

دفعہ 20 بھنگ کے پودے اور بھنگ کے سلسلے میں خلاف ورزی سے متعلق ہے۔ چونکہ اپیل گزار سے برآمد شدہ چیز بھنگ کے پودے یا بھنگ کے دائرے میں نہیں آ سکتی، اس لیے عدالت دفعہ 21 پر چلی گئی جو "تیار شدہ منشیات اور تیاریوں" کے سلسلے میں قانون کی خلاف ورزی سے متعلق ہے۔ جیسا کہ ضلعی میڈیکل آفیسر نے رائے دی کہ "پر ینورفائن ٹائڈ ہچیسک" ایک تیار شدہ دوا ہے، ٹرائل کورٹ نے اس بنیاد پر کارروائی کی اور اسے ایکٹ کی دفعہ 21 کے تحت مجرم پایا اور اسے مجرم قرار دیا اور اسے مذکورہ بالا سزا سنائی۔

"تیار شدہ دوا کی تعریف ایکٹ کے دفعہ 2(xi) میں کی گئی ہے، جو اس طرح پڑھتی ہے:

" .2(xi) تیار شدہ دوا" کا مطلب ہے:

(a) تمام کوکا مشتقات، دواؤں کی بھنگ، افیون مشتقات اور پوست کے بھوسے کا ارتکاز؛

(b) کوئی دوسرا نشہ آور مادہ یا تیاری جسے مرکزی حکومت، اس کی نوعیت کے بارے میں دستیاب معلومات کو مدنظر رکھتے ہوئے یا کسی بین الاقوامی کنونشن کے تحت کسی فیصلے کو، اگر کوئی ہو، سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے تیار شدہ دوا قرار دے سکتی ہے، لیکن اس میں کوئی منشیات یا تیاری شامل نہیں ہے جسے مرکزی حکومت، اس کی نوعیت کے بارے میں دستیاب معلومات کو مدنظر رکھتے ہوئے یا کسی بین الاقوامی کنونشن کے تحت، سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے، مینوفیکچرنگ دوا نہ ہونے کا اعلان کر سکتی ہے۔

یہ ظاہر کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی ہے کہ "پر ینورفائن ٹائڈ ہچیسک" تعریف کے پہلے اعضاء میں آئے گا: چونکہ مرکزی حکومت کی طرف سے سرکاری گزٹ میں شائع کردہ کوئی نوٹیفکیشن عدالت کے نوٹس

میں نہیں لایا گیا ہے اس لیے اس بات پر غور کرنے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے کہ آیا یہ مضمون تعریف کے دوسرے حصے میں آتا ہے یا نہیں۔ لہذا، استغاثہ یہ ثابت کرنے میں مکمل طور پر ناکام رہا ہے کہ یہ مادہ ایک تیار شدہ دوا تھی جو مذکورہ تعریف کے تحت آتی ہے۔

ہمارے لیے اس بات پر غور کرنا غیر ضروری ہے کہ آیا مذکورہ مادہ ایک نشہ آور دوا ہے جیسا کہ ایکٹ میں بیان کیا گیا ہے، کیونکہ ایکٹ کے گوشوارہ کے آئٹم نمبر 92 (جو نفسیاتی مادوں کی فہرست ہے) سے یہ آسانی سے سمجھ میں آتا ہے کہ "بپر ینورفائن" ایک نفسیاتی مادہ ہے۔ ہم اس بات کی نشاندہی کر سکتے ہیں کہ مذکورہ آئٹم نمبر 92 کو 26.10.1992 کے نوٹیفکیشن کے ذریعے نفسیاتی مادوں کی فہرست میں شامل کیا گیا تھا۔ اس معاملے میں جرم مبینہ 25.6.1994 پر لگایا گیا ہے۔ لہذا ہمیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اپیل کنندہ سے برآمد شدہ مادہ ایک نفسیاتی مادہ ہے۔

اگر یہ 'نفسیاتی مادہ' تھا تو اس کا قبضہ صرف اس صورت میں جرم کے مترادف ہوگا جب یہ ایکٹ کی دفعہ 8 کی خلاف ورزی ہو۔ اس دفعہ سے پتہ چلتا ہے کہ کوئی بھی شخص کوئی نفسیاتی مادہ نہیں رکھے گا سوائے طبی یا سائنسی مقاصد کے اور اس ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد یا احکامات توضیعات کے ذریعہ فراہم کردہ انداز اور حد تک۔

ایکٹ کا دفعہ 9 مرکزی حکومت کو نفسیاتی مادوں کی کاشت، صنعتی عمل قبضہ وغیرہ کی اجازت، منضبط کرنا اور ریگولیٹ کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ اس اختیار کے تحت مرکزی حکومت نے قواعد وضع کیے ہیں۔ قواعد کے باب VII کے تحت آنے والا قاعدہ 66 اہم ہے اور اس لیے اسے ذیل میں اخذ کیا گیا ہے:

'' .66 نفسیاتی مادوں کا قبضہ، وغیرہ:-

(1) کوئی بھی شخص 1945 کے قواعد کے تحت آنے والے کسی بھی مقصد کے لیے کوئی نفسیاتی مادہ نہیں رکھے گا، جب تک کہ وہ ان قواعد کے تحت مذکورہ مقاصد میں سے کسی کے لیے اس طرح کا مادہ رکھنے کا قانونی طور پر مجاز نہ ہو۔

(2) ذیلی قاعدہ (1) میں موجود کسی بھی چیز کے باوجود، کوئی بھی تحقیقی ادارہ، یا حکومت یا مقامی ادارہ یا خیراتی ادارے یا رضا کارانہ رکنیت کے ذریعے برقرار یا تعاون یافتہ ہسپتال یا ڈسپنسری، جو 1945 کے قواعد کے تحت کوئی نفسیاتی مادہ رکھنے کا مجاز نہیں ہے، یا کوئی بھی شخص جو 1945 کے قواعد کے تحت اتنا مجاز نہیں ہے، اس چیز کی معقول مقدار حاصل کر سکتا ہے جو ان کی حقیقی سائنسی ضروریات یا حقیقی طبی ضروریات کے لیے ضروری ہو، یا دونوں ایسی مدت کے لیے جو مذکورہ تحقیقی ادارے یا، جیسا بھی معاملہ ہو، مذکورہ ہسپتال یا ڈسپنسری

یا شخص کے لیے ضروری سمجھی جائے۔

بشرطیکہ جہاں ایسا نفسیاتی مادہ کسی فرد کے پاس اس کے ذاتی طبی استعمال کے لیے موجود ہو تو اس کی مقدار ایک وقت میں ایک سو خوراک یونٹس سے زیادہ نہیں ہوگی۔

(3). ذیلی قاعدہ (2) میں مذکور تحقیقی ادارہ، ہسپتال اور ڈسپنسری اپنے قبضے میں موجود نفسیاتی مادے کی خریداری اور استعمال کے سلسلے میں مناسب اکاؤنٹس اور ریکارڈ برقرار رکھیں گے۔

ذیلی قاعدہ (2) کی فقرہ بہت واضح ہے کہ کسی شخص کو اپنے ذاتی طبی استعمال کے لیے نفسیاتی مادہ کو ایک وقت میں ایک سو خوراک تک اپنے قبضے میں رکھنے کی اجازت ہے۔

ہم یہ سوچنے کے لیے تیار نہیں ہیں کہ 6 ایمپوئلز مذکورہ بالا حد سے تجاوز کر جائیں گے اور نہ ہی ڈی ڈبلیو-1 (ڈاکٹر) کے بذریعے یا کورٹ وٹنس نمبر 1 (ڈی ایم او) کے بذریعے کوئی کوشش کی گئی ہے کہ 100 خوراک اس سے برآمد شدہ 6 ایمپوئلز سے کم ہوگی۔

یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ مذکورہ بالا نکات کو ٹرائل کورٹ یا عدالت عالیہ کے سامنے پیش نہیں کیا گیا۔ ہم محسوس کرتے ہیں کہ اس اپیل کنندہ پر عائد سزا اور سزا قانون کی منظوری کے بغیر تھی۔ اپیل کنندہ مذکورہ بالا حقائق اور قانونی حیثیت کو زیادہ دیکھنے کی وجہ سے 5 سال کی اتنی طویل مدت کے لیے اپنی شخصی آزادی سے غیر قانونی طور پر محروم ہے۔

اس لیے ہم اس اپیل کی اجازت دیتے ہیں اور عدالت عالیہ کے ساتھ ساتھ سیشن کورٹ کے فیصلے کو بھی کالعدم قرار دیتے ہیں۔ ہم اپیل گزار کو بری کرتے ہیں اور اسے فوری طور پر آزاد کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔ اس معاملے میں، ہم اپیل گزار کو معاوضہ دینے کے سوال پر غور نہیں کر رہے ہیں لیکن وہ اس مقصد کے لیے قانون کے تحت اپنے علاج کا سہارا لینے کے لیے آزاد ہے۔

آر۔کے۔ایس۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔